ترجمان الحدیث

ہر چیز کا مثبت استعمال

مولانا محمد ارشد قصوری مدرس جامعہ سلفیہ

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو کوئی نہ کوئی صلاحیت ودیعت کر رکھی ہے مگر وہ اس صلاحیت اور خوبی کا غلط استعمال کر کے خود کو اور اپنی صلاحیت کو نہ صرف ضائع کرتا ہے بلکہ وہ اپنے معاشرے اور ملک کو بھی نا قابل تلافی نقصان پہنچاتا ہے۔ آج اگر ہم اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو ہمیں بے شمار ایسے لوگ ملیں گے جو نا معلوم کتنی صلاحیتوں اور خوبیوں سے مالا مال ہیں مگر وہ ان کا منفی استعمال کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا پہ بیٹھنے والا انسان مختلف چیزوں میں مغز کھپائی کرتا ہے، تصویروں میں ایڈیٹنگ کرتا ہے، مختلف قسم کے ذہنی مشق کے لئے سوالات بناتا ہے، کسی چیز پر بے لاگ تبصرہ کرتا ہے پروپیگنڈا پھیلانے میں اپنا ثانی نہیں رکھتا، جاندار تحریریں لکھتا ہے مگر یہ سب وہ منفی رخ پر استعمال کرتا ہے اگر اسے مثبت رخ دیا جائے تو ممکن ہے اس مغز کھپائی کا قوم وملت کو فائدہ ہو جائے۔ قیامت کے روز انسان سے اس کی صلاحیتوں کے بارے میں سوال ہونا ہے۔ اسی طرح اگر کسی کے پاس دولت ہے تو وہ قارون کی طرح غرور و تکبر میں مبتلا ہونے کی بجائے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح خرچ کرے تو ملک سے مفلسی ختم ہو جائے۔ اگر وہ اس دولت کو فضول خرچی میں اڑا دیتا ہے تو پھر جہاں اس سے ملک وملت کا نقصان ہوتا ہے وہیں انسان خود بھی کنگال ہو کر رہ جاتا ہے۔ ایسی دولت سے کتابیں خریدی جا سکتی ہیں، مستحق لوگوں کی مدد کر کے ان کی دعائیں لی جا سکتی ہیں، دین کی اشاعت اور سربلندی، اسی طرح دیگر مفید کاموں میں خرچ کر کے اللہ تعالیٰ سے اس کے بدلے جنت خریدی جا سکتی ہے۔ یہی دولت اگر منفی کاموں میں خرچ ہو تو پھر کچھ بعید نہیں کہ انسان دوزخ کا ایندھن بن جائے۔

اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو حکومت سے نوازا ہے تو اس حکمران کو چاہیے کہ وہ اپنے

اقتدار کا درست استعمال کرے نہ کہ وہ فرعون کی طرح خدا بن بیٹھے ۔حکمرانی کے نشے میں کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اللہ کی مخلوق پر ظلم ڈھاتا رہے۔ایسے حکمران کو چاہئے کہ وہ اس بات پر شکرادا کرتے ہوئے اپنی رعایا کا خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے صاحب اقتدار بنایا ہے، ایسے بھی تو لوگ ہیں جو در در بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صلاحیتیں اور کچھ نہ کچھ دوسروں سے بہتر دے کر آزماتا ہے۔ ہر چیز ہی آزمائش ہے، عقلمند انسان ان چیزوں کا مثبت استعمال کر کے اللہ تعالیٰ سے مزید نعمتیں حاصل کرتا ہے۔

مدارس دینیہ کے طلبہ بلاشبہ ان کروڑوں انسانوں سے بہتر ہیں جو لوگ دین کا شعور و آگہی نہیں رکھتے۔ان طلباء کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار صلاحیتیں دے رکھی ہیں۔صد افسوس کہ آج انہی طلبہ میں سے کثیر تعداد اپنی صلاحیتوں کو پہنچاننے سے قاصر ہے اور جو پہنچانتے ہیں وہ ان صلاحیتوں کو صحیح رخ دینے میں عاجز ہیں۔طلباء کو چاہیے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے دین کی سربلندی اور اشاعت کے لئے استعمال کریں۔اپنے وقت کو ضائع کرنے کے بجائے اسے کارآمد کاموں میں خرچ کریں۔

بنی اسرائیل کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر حکمرانی عطا کی مگر انہوں نے اس حکمرانی کا منفی استعمال کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس قوم کو دنیا کی بدترین قوم بنا دیا۔اگر انسان کو زندگی ملی ہے تو اسے یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ اپنے لئے جینا زندگی نہیں ہے بلکہ دوسروں کے لئے جینا ہی اصل زندگی ہے۔اگر انسان کو فہم وفراست عطا ہوئی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ اس کے ذریعے لوگوں کو بے وقوف بنائے بلکہ اسی فہم وفراست سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے۔جو لوگ کسی عادت بد میں مبتلا ہیں اگر وہ اسی عادت کو مثبت استعمال کرنا شروع کر دیں تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ یہی عادت بد ان کی خوبی بن جائے گی۔مجھے وہ دور یاد آرہا ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ کے زمانے میں ایک انسان مسلمان ہوا تو اسے چوری کی عادت تھی، وہ اپنی عادت سے مجبور تھا۔نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا کہ اگر تو چوری ہی کرنا چاہتا ہے تو اپنے ان بھائیوں کو مکہ کے قید خانے سے اٹھالا، جو مشرکین مکہ کی قید میں ہیں۔وہ صحابیؓ روزانہ رات کو نکلتے اور مکہ کے جیل خانے سے قیدیوں کو چوری اٹھالاتے۔

باقی صفحہ 34 پر